سوال

(119) دعائے استفتاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نماز کی ابتدا میں دعائے استفتاح کے طور پر ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ ۔۔۔۔۔۔ الخ'' پڑھتے چلے آرہے ہیں مگر آج کل کسی عالم نے بتایا کہ یہ دعا صحیح نہیں ہے بلکہ ''اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ الخ'' پڑھنی چاہیے۔ اس کے متعلق راہنمائی فرمائیں کہ ہم کونسی دعا پڑھیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ دعائے استفتاح متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً وموقوفاً مروی ہے کہ محدثین کرام نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو مذکورہ دعا پڑھتے۔ [ابوداود، الصلوٰۃ ۷۷۶، ترمذی، الصلوٰۃ: ۲۴۳، ابن ماجہ، اقامۃ الصلوات: ۸۰۶]

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ [مستدرک: ۱/۲۳۵]

لیکن اس کی سند میں ایک راوی حارثہ ہے جس کے متعلق علمائے جرح و تعدیل نے کلام کیا ہے مگر اس حدیث کی ایک دوسری سند سے اسے تقویت پہنچتی ہے۔ [دار قطنی، حدیث نمبر: ۱۱۲۸]

علامہ البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ سند منقطع ہونے کے باوجود پہلی حدیث کے لئے بہترین مؤید ہے۔ اس بنا پر یہ روایت درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ملا دیا جائے تو درجہ صحت تک پہنچ جاتی ہے۔ [ارواء الغلیل: ۲/۵۰۲]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔ [نسائی: ۲/۱۳۲، دارمی: ۱/۲۸۲، مسند امام احمد: ۳/۵۰]

شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے [تحقیق ترمذی، ص: ۱۱، ج ۲]

البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ [ارواء الغلیل، ص: ۵۳، ج ۲]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اس کے بعد مذکورہ دعا پڑھتے۔ [دار قطنی، حدیث نمبر: ۱۱۳۵]

اس حدیثِ انس رضی اللہ عنہ کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً یہ دعا مروی ہے لیکن اس کے بعد ''وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي'' کا بھی ذکر ہے۔ [بیہقی: ۱/۳۵]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً یہ دعا پڑھنا منقول ہے۔ [صحیح مسلم، الصلوٰۃ: ۸۹۲]

لیکن مسلم کی روایت میں انقطاع ہے، کیونکہ اس میں ایک راوی عبدہ ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے لیکن امام دار قطنی رحمہ اللہ نے یہ موقوف روایت متعدد اسانید سے موصولاً بیان کی ہے۔ [دار قطنی: ۱۱۳۳تا ۱۱۳۰]

دار قطنی رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو مرفوعاً بھی بیان کیا ہے، تاہم وضاحت کردی ہے کہ اس کا موقوف ہونا صحیح ہے۔ [دار قطنی ۱۱۲۹]

اس روایت کے پیش نظر بہتر ہے کہ صحیحین کی روایت کے مطابق نماز کے آغاز میں ''اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي'' پڑھی جائے لیکن اگر کوئی سہولت کے پیش نظر ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ'' پڑھتا ہے تو یہ بھی صحیح ہے۔ متعدد محدثین کرام نے مجموعی طور پر مذکورہ بالا روایت کو صحیح اور قابل حجت قرار دیا ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:151